

باب 3: شعبہ بینکاری

اگرچہ مجموعی معاشی محرکات کو خاصی دشواریوں کا سامنا رہا ، تاہم 2022ء کے دوران شعبہ بینکاری کے اظہار پر بڑی حد تک مستحکم رہے۔ شعبہ کے اثاثوں کی بنیاد میں مستحکم نمو ہوئی جس میں بڑا حصہ سرمایہ کاریوں کا تھا ، کیونکہ سرکاری شعبے کے اکتشاف میں مزید اضافہ ہو گیا۔ ڈپازٹس کی سست رفتاری کے حالات میں بینکوں کا قرض گیری پر انحصار خاصا بڑھ گیا۔ خالص سودی آمدنی کے بل بوتے پر آمدنی کے اظہاریوں میں بہتری آگئی ، البتہ 2022ء میں ٹیکس اخراجات خاصے بڑھ گئے۔ سیلاب اور مشکل مالی حالات کے سبب نقصانات کے باوجود اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں میں کوئی سنگین خدشات پیدا نہیں ہوئے ، اور بینکوں نے مسلسل وافر سیالیت کی بفرز کو برقرار رکھا اور خاصے وسیع مارجن کے ساتھ ضوابطی معیارات کی تعمیل کی۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ اس شعبے کی ادائیگی قرض کی پوزیشن مستحکم رہی ، کیونکہ شرح کفایت سرمایہ کم از کم معیار سے خاصی زائد رہی ، جبکہ سرمایہ جاتی ضرر پذیری کا تناسب گذشتہ دو دہائیوں کی کم ترین سطح پر رہا۔ اسلامی بینکاری کے اجزا نے اپنی صنعت سے بلند نمو کی رفتار کو برقرار رکھا ، اور اس کے اثاثہ جاتی معیار ، آمدنی اور سیالیت جیسے مالی استحکام کے کلیدی اظہاریوں میں بہتری دکھائی دی۔

40 فیصد کی متوازن سطح پر تھا۔ بعد میں 2022ء کے آخر تک حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاریوں کا حصہ بڑھ کر 51.4 فیصد تک پہنچ گیا، جبکہ قرضوں کا حصہ کم ہو کر 33.0 فیصد پر آگیا۔ خصوصاً 2022ء کے آخر میں بینکوں کی اثاثہ جاتی بنیاد میں حکومتی تمسکات کا حصہ 47.9 فیصد (2021ء میں 44.3 فیصد) تھا، جبکہ سرکاری شعبے کو مجموعی قرضہ (سرمایہ کاریاں + پبلک سیکٹر انٹرپرائز کو قرضے) اثاثہ جاتی بنیاد کے 55.5 فیصد (دسمبر 21ء میں 51.8 فیصد) تک پہنچ گئے۔ بینکاری کے شعبے کے سرکاری قرضوں میں بڑھتے ہوئے اکتشاف کے متعدد اثرات ہوتے ہیں، جن میں دیگر کے علاوہ نجی شعبے کے قرضوں کا سکڑنا اور دوبارہ قیمتوں کے تعین / دوبارہ قدر پیمائی کے خطرات شامل ہیں۔

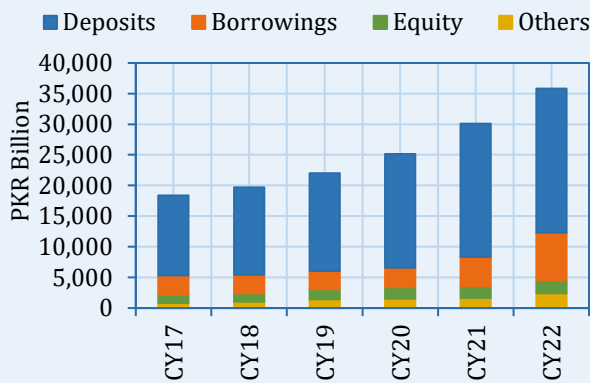
فنڈنگ کے لحاظ سے 2022ء میں بینکوں کے ڈپازٹس میں 8.0 فیصد کی کمزور نمو ہوئی، جو گذشتہ سات برسوں میں ڈپازٹس جمع کرنے کی کم ترین سطح ہے۔ اثاثوں میں مضبوط توسیع

بینکاری کے شعبے میں حکومتی تمسکات میں سرمایہ کاری کی بدولت مستحکم نمو ہوئی ؛ 2022ء میں خطرے کے مجموعی محرکات اطمینان بخش سطح پر رہے ، تاہم قرض گیری پر انحصار بلند سطح پر پہنچ گیا۔۔۔

2022ء میں بینکاری شعبے کی اثاثہ جاتی بنیاد میں 19.1 فیصد نمو ہوئی، جو گذشتہ برس دیکھی گئی 19.6 فیصد نمو سے کافی حد تک ہم آہنگ ہے۔ 2021ء میں سرمایہ کاریوں نے زیر جائزہ مدت کے دوران بیلنس شیٹ کی توسیع میں اہم کردار ادا کیا، جبکہ قرضوں کی نمو سست رفتار رہی⁵⁵ (چارٹ 3.1)۔

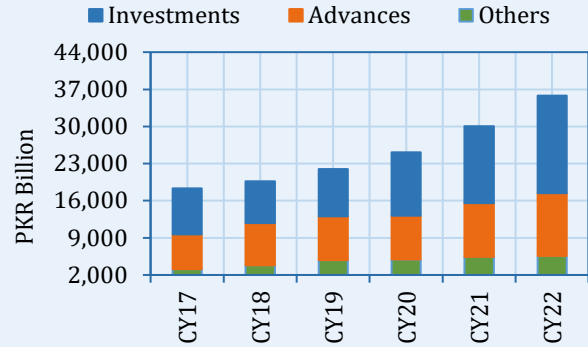
یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ گذشتہ چند برسوں کے دوران حکومت کی بڑھتی ہوئی قرض گیری کے باعث بینکوں کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی مسلسل قرضوں اور سرمایہ کاریوں پر منتقل ہو رہے ہیں، جن میں بڑا حصہ حکومتی تمسکات کا ہے۔ مثلاً، 2018ء میں سرمایہ کاریوں اور قرضوں میں بینکوں کا حصہ مجموعی اثاثوں کے تناسب کے لحاظ سے تقریباً 40،

چارٹ 3.2: بینکاری شعبے کی فنڈنگ کے اجزائے ترکیبی (اسٹاکس)



Source: SBP

چارٹ 3.1: بینکاری شعبے کے اثاثوں کے اجزائے ترکیبی (اسٹاکس)



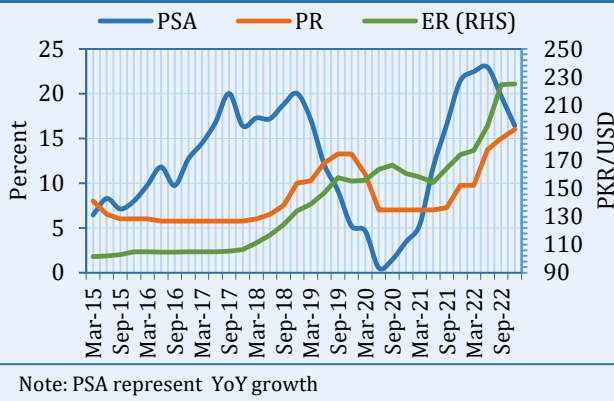
Source: SBP

55 سرمایہ کاریوں اور قرضوں کا نمو میں حصہ بالترتیب 12.8 فیصد اور 5.7 فیصد رہا۔

بینکاری شعبے کے مجموعی خاکہ خطر سے مختلف قسم کے خطرات کے مقابلے میں حوصلہ افزا بہتری کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس سے قطع نظر، ڈپازٹس میں تیزی سے کمی تشویش کا باعث رہی (چارٹ 3.3)۔

اسلامی بینکاری کے اجزائے اپنی نمو کی رفتار کو برقرار رکھتے ہوئے 2022ء میں 29.6 فیصد توسیع درج کی۔ خطرہ قرض قابو میں رہنے کے علاوہ اسلامی بینکاری اداروں کی آمدنی میں دوران سال بحالی ہوئی جس کا نتیجہ سرمایہ جاتی بفرز میں اضافے کی صورت میں برآمد ہوا۔

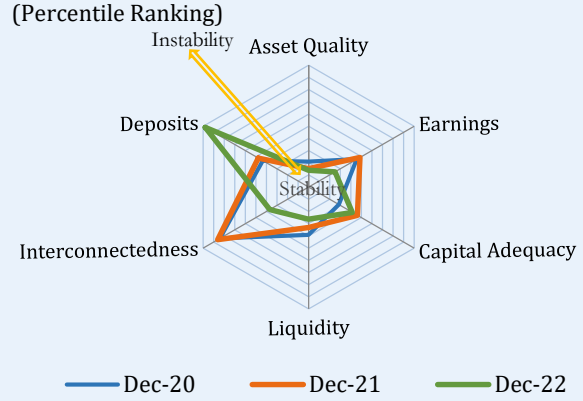
چارٹ 3.4: نجی شعبے کے قرضے، پالیسی ریٹ اور شرح مبادلہ



ناسازگار معاشی ماحول اور حکومت کی جانب سے قرضوں کی بلند سطح کے حالات میں نجی شعبے کے قرضوں کی نمو سست رہی تاہم یہ قابل ذکر تھی۔۔۔

نجی شعبے کے قرضوں میں 2022ء کے دوران 16.4 فیصد (2021ء میں 21.5 فیصد) اضافہ ہوا۔ نجی شعبے کے قرضوں نے اپنی مضبوط رفتار کو جون 2021ء تک برقرار رکھا، جبکہ 2022ء کی دوسری ششماہی کے دوران اس میں بتدریج کمی ہوئی، جس کی اہم وجہ کلی معاشی دباؤ اور اس کے نتیجے میں معاشی سرگرمی کی سست رفتاری تھی، جبکہ 2022ء کی تیسری سہ ماہی میں سیلاب نے دشواریوں میں مزید اضافہ کر دیا (چارٹ 3.4)۔ خصوصاً 2022ء میں پالیسی ریٹ میں 625 بی پی ایس اضافہ کرتے ہوئے اسے 16 فیصد کر دیا گیا، جبکہ مجموعی طلب کو محدود کرنے کے لیے متعدد پالیسی اقدامات کیے گئے جن میں بینکوں کے نقد ذخائر کی بلند سطح، صارفی قرضوں پر ضوابط کی سخت گیری اور غیر ضروری درآمدات میں کمی شامل تھی۔ مزید برآں، بیرونی کھاتے کے دباؤ کے سبب پاکستانی روپے کی قدر میں نمایاں کمی ہوئی اور بیرونی قرضوں تک رسائی محدود ہو گئی، جبکہ سیاسی محرکات نے بے یقینی میں مزید اضافہ کر دیا (چارٹ 3.5)۔ اس پس منظر میں بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ (ایل ایس ایم) کا اشاریہ 2022ء میں مضبوط سرگرمی دکھانے کے بعد

چارٹ 3.3: شعبہ بینکاری کے استحکام کا نقشہ



Source: SBP

اور فنڈنگ بڑھتے ہوئے فرق کے تناظر میں 2022ء میں بینکوں کا قرض گیری پر انحصار مزید بڑھ گیا (چارٹ 3.2)۔

اثاثوں میں مضبوط توسیع کے باعث زیر جائزہ سال میں نفع یابی میں 27.4 فیصد اضافہ (2021ء میں 8.3 فیصد نمو) ہوا، جس کی بنیادی وجہ خالص سودی آمدنی تھی۔

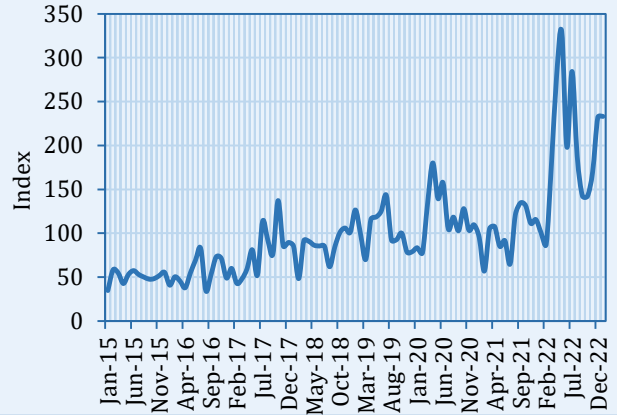
اثاثہ جاتی معیار کے محرکات سازگار رہے کیونکہ نادہنگی کی شرح محدود تھی اور خام غیر فعال قرضوں کا تناسب ایک سال قبل کے 7.9 فیصد سے کمی کے بعد 2022ء میں 7.3 فیصد پر آگیا۔

علاوہ ازیں، بینکوں کی سیالیت کے اظہاریوں میں سیال اثاثوں میں توسیع کے سبب مزید بہتری آگئی۔ بینکوں نے بازل سیالیت کے معیارات یعنی سیالیت کی کوریج کے تناسب اور خالص مستحکم فنڈنگ تناسب کو خاصہ مارجن کے ساتھ حاصل کیا۔ مزید برآں، بینکاری کے شعبے کے آپس میں روابط خاصے کم ہو گئے، جو دیگر بینکوں اور مالی اداروں کے ڈپازٹس میں کمی کی بینکوں کی کوششوں کو ظاہر کرتا ہے، تاکہ ان کے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب میں بہتری لائی جاسکے۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت کے محاذ پر بینکوں کی مناسب سرمایہ جاتی بنیاد، مستحکم آمدنی اور غیر فعال قرضوں کی پست سطح کے بل بوتے پر بینکوں کی نقصان جذب کرنے کی صلاحیت اطمینان بخش رہی۔ بازل سمجھوتہ سوم کے تحت شرح کفایت سرمایہ 17.0 فیصد رہی، جو 11.5 فیصد کے کم از کم ضوابطی تقاضے سے زیادہ ہے۔

2022ء کی دوسری ششماہی میں اپنی رفتار برقرار نہیں رکھ سکا۔⁵⁶ مزید برآں، کاروباری اعتماد کا اشاریہ⁵⁷ آخر 2022ء (اپریل 2022ء میں 55) تک گر کر 40 (50 کے نشانے سے کم) پر آگیا: جو اپریل 2020ء کے بعد سے اس کی کم ترین سطح تھی۔

چارٹ 3.5: معاشی پالیسی کی بے یقینی کا اشاریہ

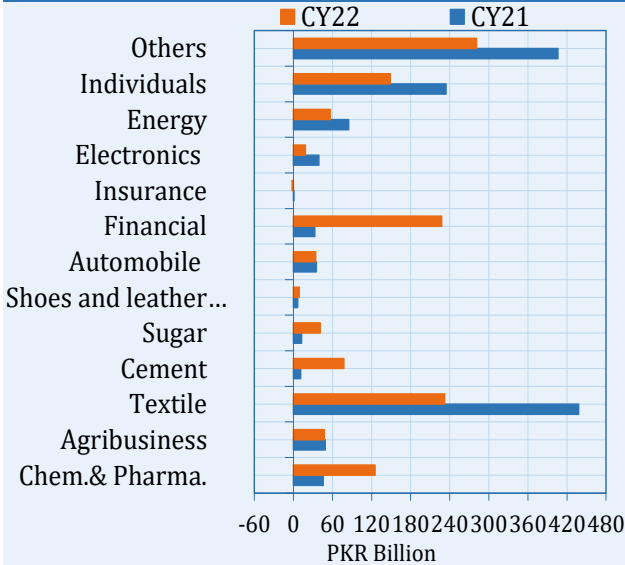


Source: SBP

سے اضافے سے منسوب کیا جاسکتا ہے۔⁵⁹ غیر بینک مالی شعبے کو قرضوں میں متاثر کن اضافے سے بینکوں کی جانب سے اپنے قرضوں کو بڑھانے کی کوششوں کی نشاندہی ہوتی ہے تاکہ ان کی اثاثوں اور واجبات کے انتظام کی حکمت عملی کے تحت قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب بہتر بنایا جاسکے۔ چینی کے شعبے میں 2022ء کے دوران گئے کی امدادی قیمت⁶⁰ میں 33 فیصد اضافے سے قرضوں کی نمو کی وضاحت ہوتی ہے تاکہ ذخائر بڑھانے میں قرضوں کو استعمال کیا جاسکے۔ سینٹ کے شعبے میں فرموں کی جانب سے خام مال کی قیمتوں میں اضافے اور سرمایہ جاتی سرمایہ کاریوں دونوں میں اضافے کے سبب قرضوں کے استعمال کی سطح بلند رہی۔

نجی شعبے کے قرضوں کے جزو اثر تجربے سے عکاسی ہوتی ہے کہ کارپوریٹ کے شعبے میں بینکوں کے قرضوں کے استعمال کی سطح بلند رہی۔ زیر جائزہ برس کے دوران کارپوریٹ کے شعبے نے جاری سرمائے کی ضروریات پوری کرنے کے لیے خاصے قرضے لیے، جو خصوصاً 2022ء کی پہلی ششماہی میں مضبوط معاشی سرگرمی اور گزشتہ برس کی نسبت خام مال کی بلند قیمتوں کی عکاس تھی۔ دوسری جانب، 2022ء میں کارپوریٹ شعبے کے طویل مدتی قرضوں میں بھی اضافہ ہو گیا۔ اسی طرح، 2022ء میں کارپوریٹ شعبے کے طویل مدتی قرضوں میں بھی اضافہ دیکھا گیا، جس میں 25 فیصد سے کچھ زائد اضافی قرضے اسٹیٹ بینک کی رعایتی ری فنانس اسکیموں یعنی عارضی معاشی ری فنانس سہولت (ٹی ای آر ایف) اور طویل مدتی فنانسنگ سہولت (ایل ٹی ایف ایف) کے تحت حاصل کیے گئے۔

چارٹ 3.6: نجی شعبے کے قرضوں کا شعبہ دار بھانڈا



Source: SBP

2022ء میں نجی شعبے کے قرضوں کے شعبہ دار بھانڈے سے نشاندہی ہوتی ہے کہ مجموعی نئے قرضوں میں سے 57 فیصد ٹیکسٹائل، فنانس، کیمیکلز اور دواسازی کے شعبوں اور افراد نے حاصل کیے تھے۔ اس کے مقابلے میں گزشتہ برس ٹیکسٹائل شعبے کی جانب سے قرضوں کے استعمال کی سطح 2022ء میں خاصی کم تھی جو کمزور عالمی طلب اور طلب میں کٹوتی کے اقدامات اور خام مال کی بڑھتی ہوئی لاگت کے حالات میں ملکی معیشت کی کمزور کارکردگی کی عکاس تھی (چارٹ 3.6)۔ مزید برآں، 2022ء کی تیسری سہ ماہی میں سیلاب نے شعبے کے ذخائر میں اضافے کے پروسیس کو بھی متاثر کیا اور اس سے کپاس کی فصل خاصی متاثر ہوئی (عالمی اور ملکی پیش رفتیں: باب 1)۔⁵⁸ اسی طرح توانائی کے شعبے کے قرضوں میں گزشتہ برس کے مقابلے میں کم نمو درج کی گئی۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ گردشی قرضوں کی چمکتائی کے انتظامات کے تحت بجلی کے شعبے کو کی گئی ادائیگیوں نے ان کی بینکوں سے قرض لینے کی ضروریات میں کمی کر دی۔ بعض فرموں کے طویل مدتی قرضوں کی عرصیت بھی شیڈول کے مطابق مکمل ہو گئی تھی۔

ٹیکسٹائل اور توانائی کے شعبوں کے مقابلے میں کیمیکلز اور دواسازی، فنانس، چینی اور سینٹ کے شعبوں کی جانب سے زیر جائزہ سال کے دوران قرضے لینے کی سطح بلند رہی۔ کیمیکل اور دواسازی کے معاملے میں بلند قرضوں کے بھانڈے کو خام مال کی قیمتوں میں تیزی

⁵⁸ ٹیکسٹائل برآمدات میں 2022ء کے دوران 11.6 فیصد نمو ہوئی جبکہ 2021ء میں 32.4 فیصد اضافہ ہوا تھا۔

⁵⁹ 2022ء کے دوران تھوک اشاریہ قیمت میں اوسطاً 31.1 فیصد اضافہ ہوا جبکہ 2021ء میں یہ 16.3 فیصد پر تھا۔

⁶⁰ 2022ء کے دوران گئے کی امدادی قیمت 300 روپے فی من مقرر کی گئی تھی، جبکہ 2021ء میں یہ 225 روپے فی من تھی۔

⁵⁶ 2022ء کی دوسری ششماہی کے دوران بڑے پیمانے کی مینوفیکچرنگ کی اوسط نمو 3.8 فیصد رہی، جبکہ 2022ء کی پہلی ششماہی میں یہ 16.0 فیصد تھی۔

⁵⁷ کاروباری اعتماد کے انڈیکس کی 50 سے کم قدر معاشی منظر نامے کے متعلق مایوسی کے خیالات کی بلا دستی کو ظاہر کرتی ہے۔

مدتی قرضے تھے۔ حکومت کی اسپانسر شدہ فنانس اسکیم یعنی وزیر اعظم کی کامیاب جوان یوتھ انٹرپرائیز شپ اسکیم کے ذریعے گزشتہ دو برسوں میں ایس ایم ایز کو طویل مدتی قرضوں کے بہاؤ میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا ہے۔ چونکہ 2022ء کے وسط میں اسکیم کو عارضی طور پر معطل کر دیا گیا تھا،⁶¹ اس لیے چھوٹے اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کے طویل مدتی قرضوں میں کسی حد تک اعتدال رہا۔ دوسری جانب، خام مال کی قیمتوں میں اضافے کے باوجود جاری سرمائے کے قرضوں میں صرف معمولی اضافہ درج ہوا۔ اس سے نشاندہی ہوتی ہے کہ بڑھتی ہوئی شرح سود اور سست معاشی سرگرمی کے حالات میں چھوٹے اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز کی طلب اور رسد متاثر ہوئی: بینکوں نے خطرے سے گریز پر مبنی حکمت عملی اختیار کی، جبکہ ایس ایم ایز نے بینکوں کے قرضے پر اپنے انحصار کو کم کر دیا۔

صارفی قرضوں میں بھی سست رفتاری دیکھی گئی اور بینکوں کے نجی شعبے کے قرضوں کے مجموعی جزدان میں ان کا حصہ 7.5 فیصد کی مستحکم سطح پر رہا۔ اس سست رفتاری میں اہم کردار گاڑیوں کے قرضوں کی خالص واپسی نے ادا کیا، جس سے اسٹیٹ بینک کے کلی محتاطیہ اقدامات کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے، جن کے تحت دیگر کے علاوہ کاروں کے قرضوں کی میعاد مختصر کرنا، قرضہ اور مالیت کے تناسب میں کمی اور قرضوں کی واپسی کی استعداد کے لحاظ سے تقاضوں میں اضافہ شامل ہیں۔ مزید برآں، گاڑیوں کی صنعت کو بیرونی کھاتے پر دباؤ اور گاڑیوں کی قیمتوں میں خاصے اضافے کے سبب گاڑیوں کی پیداوار اور فروخت میں نمایاں کمی کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم رہن قرضوں میں سازگار پالیسی ماحول کے تحت نمو کا تسلسل جاری رہا اور اسے حکومت کی اسپانسر یافتہ ری فنانس اسکیم⁶² سے تحریک ملی، اگرچہ موخر الذکر کو 2022ء میں معطل کر دیا گیا تھا (جدول 3.1)۔

سرکاری شعبے کے قرضے 454.7 ارب روپے (2021ء میں 274.6 ارب روپے اضافہ) کے اضافے سے بڑھ کر 2,719 ارب روپے تک پہنچ گئے۔ حکومت نے اجناس کی سرگرمیوں کے لیے 240.8 ارب روپے کے قرضے لیے، جو گزشتہ برس کے 149.0 ارب روپے کی قرض گیری کے مقابلے میں خاصا زیادہ ہے۔ اس اضافے کا سبب گندم کے قرضوں میں خاصا اضافہ تھا، جس کا سبب 2022ء میں گندم کی کم از کم امدادی قیمت میں قابل ذکر اضافہ اور گندم کی بلند درآمدات تھیں۔⁶³

IH&SMEFD Circular No. 09 of 2022

2022⁶³ء میں گندم کی امدادی قیمت بڑھ کر 2,200 روپے فی 40 کلوگرام ہو گئی جبکہ 2021ء میں یہ 1800 روپے فی 40 کلوگرام تھی۔ مزید برآں، 2022ء میں 3 ملین میٹرک ٹن گندم درآمد کی گئی، جبکہ 2021ء میں 2.2 ملین ٹن درآمد ہوئی تھی۔

جدول 3.1: جزدان نجی شعبے کے قرضے (اسٹاکس)			
ارب روپے	دسمبر-20	دسمبر-21	دسمبر-22
کارپوریٹ شعبہ	4,818	5,869	6,956
معیّن سرمایہ کاری	1,912	2,277	2,695
جاری سرمایہ	1,742	2,106	2,703
تجارتی قرضے	1,164	1,486	1,558
چھوٹی اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز	452	511	524
معیّن سرمایہ کاری	104	125	139
جاری سرمایہ	308	345	347
تجارتی قرضے	40	41	38
زراعت	336	398	442
صارفی قرضے:	626	810	889
کرڈٹ کارڈز	51	65	86
گاڑیوں کے قرضے	258	351	333
صارفی پائیدار اشیا	1	2	1
رہن قرضے	86	144	215
دیگر ذاتی قرضے	229	248	254
اجناس کے قرضے	108	116	145
اسٹاکس کے قرضے	164	198	243
مکانات کے قرضے	129	152	186
مکانات کے قرضوں کے علاوہ	34	46	57
دیگر	4	2	1
کل	6,508	7,904	9,201

نوٹ: یہ قرضے ملکی نجی شعبے کے قرضوں کو ظاہر کرتے ہیں۔

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بقیہ طویل مدتی قرضے بینکوں نے اپنے ذرائع سے لیے، جو جزوی طور پر اشیائے سرمایہ کی درآمدی ایل سیز کے قرضوں پر پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے اثر کا عکاس تھا۔

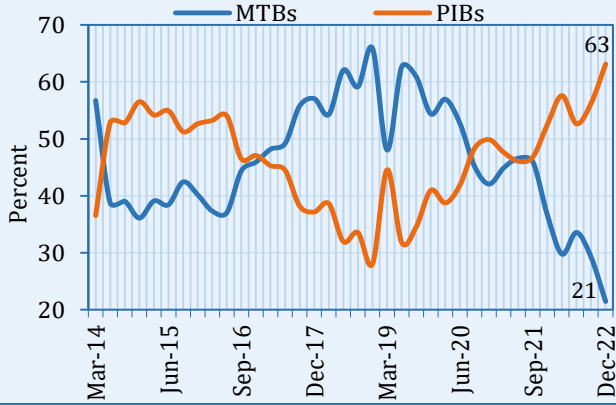
معیّن سرمایہ کاری اور جاری سرمائے کے قرضوں کی طرح تجارتی قرضوں کا بہاؤ بھی سست رہا جس کا سبب درآمدات اور بیرونی تجارت کی سست رفتاری کے تناظر میں کمزور طلب تھی۔

بینکوں کے مجموعی قرضہ جزدان میں چھوٹی اور درمیانے درجے کی انٹرپرائزز (ایس ایم ایز) کا حصہ کچھ کم ہے۔ زیر جائزہ برس کے دوران ایس ایم ایز کے قرضوں کی نمو گزشتہ برس کے مقابلے میں کم رہی۔ اس سال ایس ایم ایز کو قرضوں میں کمزور نمو کا سبب طویل

61 حکومت نے یہ اسکیم جولائی 2019ء میں زراعت یافتہ قرضوں کی فراہمی کے ذریعے بیروزگار نوجوانوں کو سیلف ایمپلائمنٹ کے مواقع فراہم کرنے کی غرض سے متعارف کرائی تھی۔ اسکیم پر عملدرآمد یکم جولائی 2022ء میں روک دیا گیا تھا اور 12 دسمبر 2022ء کو کچھ ترامیم کے ساتھ اسے دوبارہ متعارف کرایا گیا۔

62 میر پاکستان میرا گھر اسکیم بینکوں کو اس قابل بناتی ہے کہ وہ آبادی کے کم اور درمیانی آمدنی والے طبقات کو کم شرح سود پر مکانات کی تعمیرات اور خریداریوں کے لیے قرضے فراہم کر سکیں۔ تاہم، اسکیم پر عملدرآمد 30 جون 2022ء کو روک دیا گیا تھا۔ ملاحظہ فرمائیے:

چارٹ 3.7: مجموعی حکومتی تسکات میں ایم ٹی بیز اور پی آئی بیز کا فیصد حصہ



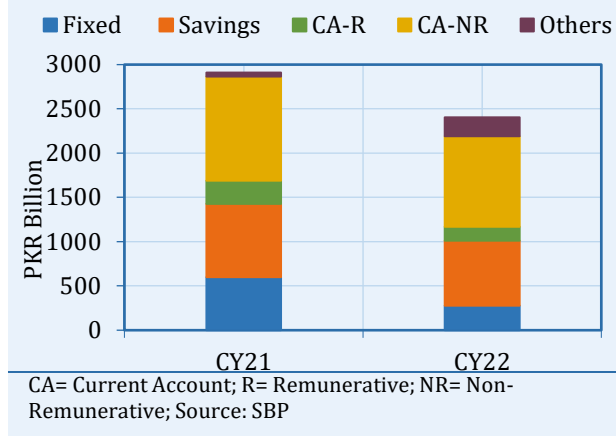
Source: SBP

ششماہی میں کم ہو کر 2.9 گنا پر آگیا۔ 2022ء کی دوسری ششماہی میں بینکوں کے معین شرح پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) میں کم دلچسپی سے ان کی شرح سود کی توقعات میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے، جو باز قدر پیمائی نقصانات کے امکان کو ظاہر کرتا ہے۔⁶⁵ رواں شرح بانڈز کے لیے پیشکش کردہ رقم اور ہدف کا تناسب 2022ء کی پہلی ششماہی کے 1.8 گنا سے بڑھ کر دوسری ششماہی میں 3.6 گنا ہو گیا۔

ڈپازٹس کی نمو میں قابل ذکر سست رفتاری دیکھی گئی۔۔۔

2022ء میں شعبہ بینکاری کے ڈپازٹس کی نمو سست ہو کر 8.0 فیصد پر آگئی، جبکہ گذشتہ برس اس میں 17.3 فیصد نمو ہوئی تھی۔ تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مجموعی ڈپازٹس میں صارفین کے ڈپازٹس کا حصہ تقریباً 96.3 فیصد ہے اور ان میں 11.9 فیصد نمو (گذشتہ برس 16.8 فیصد) ہوئی۔ صارفین کے ڈپازٹس میں نمایاں سست رفتاری معین ڈپازٹس کی نمو میں درج کی گئی - کیونکہ بینک اپنی فنڈنگ کی بنیاد میں بلند منافع کے حامل

چارٹ 3.8: صارفین کے ڈپازٹس کا بہاؤ



CA= Current Account; R= Remunerative; NR= Non-Remunerative; Source: SBP

تاہم، سرمایہ کاریوں میں مضبوط نمو ہوئی کیونکہ بینکوں سے قرضوں کے لیے حکومتی طلب بلند سطح پر تھی۔۔۔

بینکوں کا سرمایہ کاری جزدان 2022ء کے دوران 26.4 فیصد نمو کے ساتھ بڑھ کر 18,400 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ مجموعی سرمایہ کاریوں میں حکومتی تسکات کا حصہ 92.7 فیصد رہا، اور اس میں 28.8 فیصد کی مضبوط نمو درج کی گئی۔ دوسری جانب، ایکویٹی اسٹاک اور نجی شعبے کے بانڈز میں سرمایہ منڈی کی کمزور کارکردگی کی وجہ سے کمزور نمو ہوئی، اور آخر 2022ء تک مجموعی سرمایہ کاری میں ان کا حصہ کم ہو کر بالترتیب 1.2 فیصد اور 6.2 فیصد پر آگیا، جو گذشتہ برس کی اسی مدت میں 1.5 فیصد اور 7.5 فیصد تھا۔

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ مارکیٹ ٹریڈری بلز (ایم ٹی بیز) میں سرمایہ کاریوں کا حصہ 24.5 فیصد کی کے ساتھ 3,682 ارب روپے ہو گیا، جبکہ پاکستان انویسٹمنٹ بانڈز (پی آئی بیز) میں سرمایہ کاریاں 54.8 فیصد کے اضافے سے 10,820 ارب روپے تک پہنچ گئیں۔ تاہم، چونکہ بینک رواں شرح بانڈز پر مرکوز تھے، اس لیے رواں شرح پی آئی بیز کا بینکوں کی سرمایہ کاریوں میں حصہ (حکومتی تسکات کی مجموعی تحویل میں) بڑھ کر 49.5 فیصد تک پہنچ گیا، جو 2021ء میں 38.1 فیصد تھا۔ اسی طرح، زیر جائزہ مدت میں اجارہ صکوک کی سرمایہ کاریاں بھی 82.2 فیصد اضافے سے بڑھ کر 2,642.9 ارب روپے تک پہنچ گئیں۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ 2019ء کے بعد سے قلیل مدتی ایم ٹی بیز میں بینکوں کے اکتشافات میں کمی آرہی ہے جبکہ طویل مدتی بانڈز یعنی پی آئی بیز میں اضافہ ہو رہا ہے (چارٹ 3.7)۔ اس رجحان کو خصوصاً رواں شرح پی آئی بیز متعارف کرانے سے تقویت ملی، جس سے قرضہ جاتی خاکہ بہتر ہو جاتا ہے اور حکومت کے لیے اجرائے اثاثی کا خطرہ کم ہو جاتا ہے، بینکوں کے لیے شرح سود کے خطرے میں کمی آ جاتی ہے، تاہم بڑھتی ہوئی شرح سود کے منظر نامے میں اس صورت حال کے حکومت کی مالی لاگت کے لیے مضمرات ہو سکتے ہیں۔⁶⁴

ایک تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ زیر جائزہ مدت کے دوران حکومت کے مختلف تسکات کے لیے بینکوں کی ترجیحات بدل گئیں جو کئی مالی حالات کے محرکات سے ہم آہنگ تھا۔ مثلاً، 2022ء کی پہلی ششماہی اور 2022ء کی دوسری ششماہی دونوں میں ایم ٹی بیز کی نیلامیوں میں پیشکش کردہ رقم اور ہدف کا تناسب 1.7 گنا رہا۔ تاہم، بینکوں نے 2022ء کی پہلی ششماہی میں معین شرح پی آئی بیز کی نیلامیوں میں زیادہ دلچسپی دکھائی، کیونکہ پیشکش کردہ رقم اور ہدف کا تناسب جو پہلے 5.6 گنا کی بلند سطح پر تھا، دوسری

65 وفاقی حکومت کے تسکات پر بینکوں کے باز قدر پیمائی نقصانات آخر دسمبر 2022ء تک بڑھ کر 235.8 ارب روپے تک پہنچ گئے، جبکہ آخر دسمبر 2021ء میں یہ 70.9 ارب روپے تھے۔

64 جولائی تا مارچ مالی سال 23ء کے دوران مجموعی آمدنی میں مارک اپ ادائیگیوں کا حصہ 51.6 فیصد تھا (ماخذ: وزارت خزانہ)۔

ارب روپے	2021ء	2022ء	سال بسال نمو
مارک اپ / منافع / کمایا گیا سود	1,832	3,420	87
مارک اپ / منافع / سودی اخراجات	993	2,243	126
خالص مارک اپ / سودی آمدنی	839	1,177	40
تموین اور ڈوبے ہوئے قرضے براہ راست قلمزد / (استرداد)	50	59	17
خالص مارک اپ / تموین کے بعد سودی آمدنی	789	1,119	42
فیس کمیشن اور بروکر جیج آمدنی	143	173	21
منافع منقسمہ آمدنی	18	22	20
بیرونی کرنسیوں میں ڈیلنگ سے آمدنی	35	80	132
دیگر آمدنی	43	23	(46)
مجموعی غیر مارک اپ / سودی آمدنی	239	298	25
مجموعی آمدنی	1,027	1,417	38
انتظامی اخراجات	565	705	25
دیگر اخراجات	11	10	(13)
مجموعی غیر مارک اپ / سودی اخراجات	576	714	24
منافع قبل از ٹیکس اور غیر معمولی اجزا	451	703	56
قبل از ٹیکس منافع (نقصان)	451	703	56
ٹیکس (استرداد، منافع)	187	367	96
منافع / (نقصان) بعد از ٹیکس	264	336	27

ماخذ: بینک دولت پاکستان

والے بینکوں کے حکومتی تمسکات کی آمدنی پر بلند ٹیکسوں کا نفاذ شامل تھا۔⁶⁷ مزید برآں، دباؤ کا شکار کئی معاشی حالات کے باعث قرضوں کی کمزور طلب کے ساتھ میزانی ضروریات کے لیے حکومتی قرض گیری نے فراستی انداز میں قرضہ جاتی جزدان کو بڑھانے کی بینکوں کی صلاحیت کو محدود کر دیا، جس کا نتیجہ ڈپازٹس میں سست نمو کی صورت میں برآمد ہوا (یعنی ضارب کا اثر)۔

بے یقینی صورت حال اور بیرونی کھاتے پر دباؤ کے حالات میں 2022ء کے دوران زرمبادلہ کے ڈپازٹس 1,182 ملین امریکی ڈالر کی کمی کے ساتھ 6,470 ملین ڈالر پر آ گئے، جبکہ 2021ء میں 121 ملین ڈالر کی کمی واقع ہوئی تھی۔

نتیجتاً، قرض گیری حاصل کرنے کے لیے بینکوں کے انحصار میں مزید اضافہ ہو گیا۔۔۔

اثاثوں میں توسیع اور ڈپازٹس کی سست رفتاری کی وجہ سے فنڈنگ کے بڑھتے ہوئے فرق کے تناظر میں سال کے دوران بینکوں کی قرض گیری، خصوصاً اسٹیٹ بینک، پر انحصار میں

شرحوں میں مزید اضافہ کیا گیا، یعنی ٹیکس سال 2023ء سے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب کے ان سلیبس کے لیے ٹیکسوں کی شرحیں 55 فیصد، 49 فیصد اور 39 فیصد ہوں گی۔ ماخذ:

FBR Circular C.No.4(21) IT-Budget/2022 بتاریخ 21 جولائی 2022ء تاہم ٹیکس سال 2024ء میں اس پالیسی کو واپس لے لیا گیا ہے۔ ماخذ: ایس آر او 226 (1) / 2023

ڈپازٹس کا حصہ کم کرنے کی حکمت عملی اختیار کیے ہوئے تھے۔ اس کے بعد جاری اور بچت کھاتوں میں بھی سست رفتاری دیکھی گئی (چارٹ 3.8)۔ دوسری جانب، مالی اداروں کے ڈپازٹس میں 662.4 ارب روپے کا سکڑاؤ ہوا جبکہ 2021ء میں 292.4 ارب روپے کی نمو ہوئی تھی۔

مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2022ء کی پہلی تین سہ ماہیوں میں ڈپازٹس کی نمو 15.7 فیصد کی مضبوط سطح پر تھی، تاہم 2022ء کی چوتھی سہ ماہی میں یہ گرا کر 8.0 فیصد پر آ گئی، جو پورے سال کی نمو کے اعداد و شمار کو کمزور کرنے کا باعث بنی۔

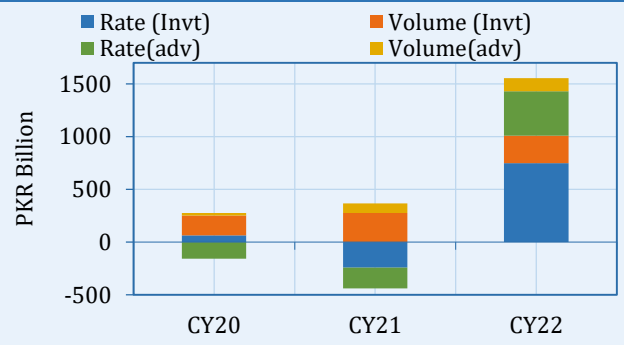
ڈپازٹس کی سست رفتاری میں کئی عوامل نے اہم کردار ادا کیا۔ ملکی معاشی سرگرمی اور ملکی ترسیلات زر⁶⁶ میں عمومی سست رفتاری کے ساتھ بلند مہنگائی نے ڈپازٹرز کی بچت کرنے کی صلاحیت کو متاثر کیا۔ بینکوں کی جانب سے ڈپازٹس جمع کرنے کی ترغیب دینے اور اثاثوں اور واجبات کے انتظام کی حکمت عملی کے قرضوں اور ڈپازٹس کے تناسب سے منسلک ٹیکس پالیسی سے متاثر ہو سکتی تھی، جس میں قرضوں اور امانتوں کا پست تناسب رکھنے

⁶⁶ 2022ء کے دوران ترسیلات زر میں 4.8 فیصد کمی ہوئی۔

⁶⁷ فنانس ایکٹ 2021ء کے تحت وفاقی حکومت کے تمسکات میں بینکوں کی سرمایہ کاریوں سے منسوب آمدنی کو قابل ٹیکس قرار دیا گیا اور اگر قرضوں اور ڈپازٹس کا تناسب 40 فیصد، 40 تا 50 فیصد کے درمیان اور 50 فیصد سے زائد ہو تو اس پر بالترتیب 40 فیصد، 37.5 فیصد اور 35 فیصد کی شرح سے ٹیکس عائد کیا گیا۔ فنانس ایکٹ 2022ء کے تحت ان

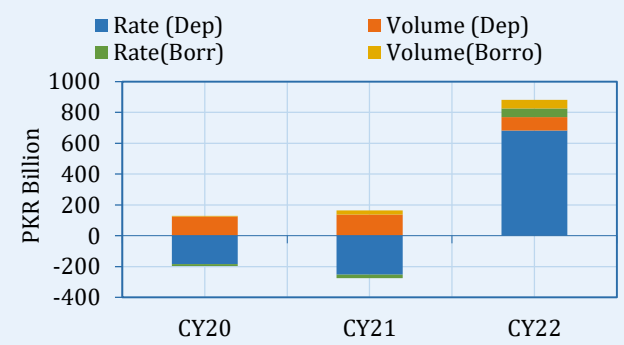
فیصد نمو (2021ء میں 1.6 فیصد کی) ہوئی۔ تفصیلی تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ خالص سودی آمدنی میں تبدیلی کا اہم محرک شرحوں میں تبدیلی تھی، جبکہ اثاثوں اور واجبات کے حجم میں اضافے نے بھی آمدنی اور اخراجات میں ہونے والی نمو میں کردار ادا کیا (چارٹ 3.10 الف اور 10 ب)۔

چارٹ 3.10 الف: سرمایہ کاریوں اور قرضوں پر آمدنی میں سال بسال تبدیلی: نرخ بمقابلہ حجم کا اثر



Source: SBP

چارٹ 3.10 ب: ڈپازٹس اور قرض گیری پر سودی اخراجات میں سال بسال تبدیلی: نرخ بمقابلہ حجم کا اثر

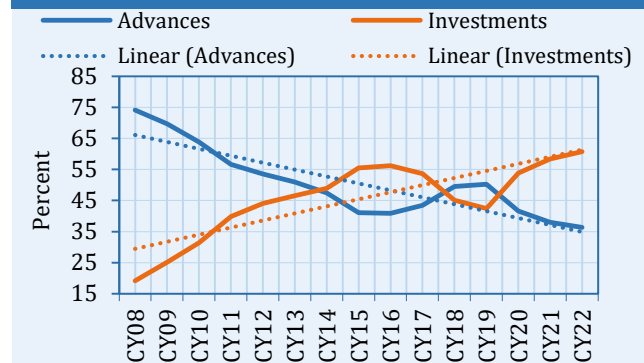


Source: SBP

خالص سودی آمدنی کے علاوہ غیر سودی آمدنی میں بھی نمایاں اضافہ دیکھا گیا (جدول 3.2)۔ فیس اور کمیشن کی آمدنی کا بینکوں کی غیر سودی آمدنی میں اہم حصہ ہے اور 2022ء میں ان میں 21.2 فیصد اضافہ ہوا۔ تاہم زرمبادلہ لین دین سے آمدنی میں خاصی نمو درج کی گئی کیونکہ طلب اور رسد کی مشکلات کی وجہ سے بازار مبادلہ میں خاصا اتار چڑھاؤ دیکھا گیا۔ اس سے قطع نظر، بینک اوسطاً خالص اوپن پوزیشن کی سطح حاصل نہیں کر سکے، جس نے انہیں پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے خطرے سے دوچار کر دیا۔ تمسکات کی فروخت پر تجارتی فوائد کم یعنی 1.5 ارب روپے کی سطح پر رہے جس کا سبب سرمایہ منڈی کی کمزور کارکردگی اور شرح سود میں خاصا اضافہ تھا، جس نے قدر پیمائی پر منفی اثرات مرتب کیے۔

خاصا اضافہ ہو گیا اور یہ بڑھ کر 7,845 ارب روپے تک پہنچ گیا۔ سال کے دوران 3,107.1 ارب روپے کی اضافی قرض گیری سے آخر 2022ء تک 21.9 فیصد اثاثوں کو اعانت (جو 2021ء کے 15.8 فیصد سے زیادہ ہے) ملی۔ اسٹیٹ بینک سے قرض گیری کو مجموعی قرض گیری (82.5 فیصد حصہ) میں بالادستی حاصل رہی، جبکہ 2022ء کے آخر تک انٹر بینک ریپو اور طلبی قرض گیری گذشتہ برس کی سطح کے مقابلے میں بالترتیب 555.2 ارب روپے اور 49.4 ارب روپے کم تھی۔

چارٹ 3.9: مجموعی سودی آمدنی میں سرمایہ کاریوں اور قرضوں سے سودی آمدنی



Source: SBP

سودی آمدنی میں اضافے کی وجہ سے بینکوں کی نفع یابی بڑھ گئی تاہم انکم ٹیکس چارجز میں بلند اضافے نے حتمی اظہاریوں کو محدود کر دیا۔

سال کے دوران بینکاری کے شعبے کا قبل از ٹیکس منافع 55.8 فیصد بڑھ کر 703.0 ارب روپے تک پہنچ گیا (جدول 3.2)۔ سال کی اہم خصوصیت سخت زری پالیسی تھی، جس کی وجہ سے سودی آمدنی بڑھ گئی کیونکہ پالیسی ریٹ میں اضافے کے نتیجے میں بینکوں کے قابل آمدنی اثاثوں کی قیمتوں پر منتقلی کا سلسلہ جاری رہا۔

شرح سود میں اضافے کے علاوہ قابل آمدنی اثاثوں کے حجم نے بھی سودی آمدنی کو بڑھا دیا، جس میں 2022ء کے دوران 86.7 فیصد (2021ء میں 4.8 فیصد کی) نمو ہوئی۔ زیادہ اہم بات یہ ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ سرمایہ کاریوں سے سودی آمدنی کے حصے میں اضافہ ہو رہا ہے، جو بینکوں کی تحویل میں حکومتی تمسکات میں اضافے سے ہم آہنگ ہے (چارٹ 3.9)۔ چونکہ پالیسی ریٹ کے اثرات اثاثوں کے مقابلے میں بچت ڈپازٹس پر جلد منتقل ہوتے ہیں، اور ان کے نرخوں کا دوبارہ تعین ان کی متعلقہ معاہداتی عرصیت یا نرخوں کے دوبارہ تعین کی تاریخ کے مطابق کیا جاتا ہے، اس لیے سودی آمدنی میں نمو 126.0 فیصد کی بلند سطح پر رہی، کیونکہ سال کے دوران فنڈنگ کی بنیاد (ڈپازٹس جمع قرض گیری) میں بھی اضافہ ہو گیا تھا۔ لہذا، 2022ء میں خالص سودی آمدنی میں 40.3

معیار کے اظہاریوں میں بہتری دیکھی گئی۔ غیر فعال قرضوں کا اسٹاک 63.8 ارب روپے (7.4 فیصد) کے اضافے سے بڑھ کر 924.0 ارب روپے تک پہنچ گیا، تاہم قرضوں میں قدرے مضبوط نمو کے نتیجے میں خام غیر فعال قرضوں کا تناسب کم ہو کر 7.3 فیصد پر آ گیا، جو گزشتہ برس 7.9 فیصد تھا (چارٹ 3.11)۔

چونکہ بینکوں نے خام غیر فعال قرضوں کے لیے مناسب رقوم فراہم کیں، اس لیے مجموعی تمویں کا تناسب 89.5 فیصد کی مستحکم سطح پر رہا، اور خالص غیر فعال قرضوں کا تناسب آخر دسمبر 2022ء تک معمولی اضافے سے 0.82 فیصد (آخر دسمبر 2021ء میں 0.74 فیصد) تک پہنچ گیا۔ جو گزشتہ دو دہائیوں کی کم ترین سطحوں میں شامل ہے۔ لہذا سرمایہ جاتی ضرر پذیری کا تناسب (خالص غیر فعال قرضے اور سرمایہ) معمولی بگاڑ کے ساتھ 4.6 فیصد (گزشتہ برس 4.0 فیصد) کی سطح پر قابو میں رہا، جس سے نقصان دہ قرضہ جزدان سے بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی صلاحیت کو قدرے کم خطرے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

دشوار کلی معاشی ماحول سے خطرہ قرض میں اضافے کی نشاندہی ہوتی ہے؛ تاہم قرض لینے والے افراد عام طور پر اپنے مالی واجبات کی ادائیگی جاری رکھتے ہیں۔۔۔

خطرہ قرض کا تعین کرنے والے اہم عوامل میں سے ایک کلی معاشی حالات ہیں جن میں زیر جائزہ برس کے دوران خاصا بگاڑ دیکھا گیا اور غیر مالی کارپوریٹوں کی کارکردگی متاثر ہوئی، جو بینکوں کے قرضوں کے اہم استعمال کنندگان ہیں۔ اسٹیٹ بینک کے منتخب فرموں کے جائزے سے ظاہر ہوتا ہے کہ 2022ء کے دوران ان فرموں کی نفع یابی میں 12.8 فیصد (سال بسال) کمی ہوئی، جبکہ گزشتہ برس 32.8 فیصد نمو (سال بسال) ہوئی تھی (چارٹ 3.12)۔ نتیجتاً، سال کے دوران شرح سود کی کوریج کے تناسب⁶⁹ میں کمی

2022ء کے دوران شعبے کے غیر سودی اخراجات بحال ہوئے اور ان میں 23.9 فیصد نمو ہوئی۔ اس سے برانچ نیٹ ورکس کے ساتھ ساتھ مہنگائی میں نمایاں اضافے کے اثرات کی عکاسی ہوتی ہے۔ 2022ء کے دوران بینکوں نے اپنے نیٹ ورک میں 769 نئی برانچوں کا اضافہ کیا، جو 2015ء کے بعد سے سب سے بڑی توسیع تھی۔ آمدنی کے مقابلے میں اخراجات میں قدرے بلند اضافے کے پس منظر میں لاگت اور آمدنی کا تناسب گر کر 48.4 فیصد پر آ گیا، جو گزشتہ برس 53.5 فیصد تھا۔

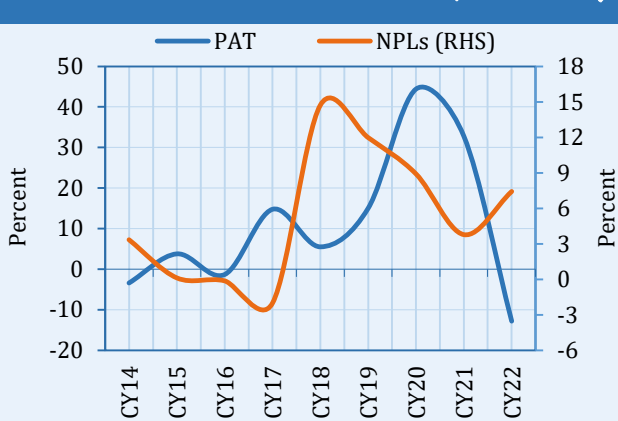
یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ قبل از ٹیکس منافع میں ہونے والی 55.8 فیصد نمو گزشتہ 13 برسوں میں بلند ترین تھی، تاہم ٹیکس اخراجات میں تیزی سے اضافے کے سبب بعد از ٹیکس آمدنی میں نمو 27.4 فیصد رہ گئی۔ 2022ء کے دوران ٹیکس اخراجات خاصے اضافے کے ساتھ قبل از ٹیکس منافع کے 52.1 فیصد (2021ء میں 41.4 فیصد) تک پہنچ گئے۔ چنانچہ اثاثوں پر منافع (اثاثوں پر منافع بعد از ٹیکس) کے حتمی اظہاریے معمولی بہتری کے ساتھ 1.0 فیصد (2021ء میں 0.96 فیصد) کی سطح پر مستحکم رہے اور ایکویٹی پر منافع (ایکویٹی پر منافع بعد از ٹیکس) بڑھ کر 16.9 فیصد (2021ء میں 14.0 فیصد) تک پہنچ گیا۔

خطرہ قرض

خطرہ قرض کے محرکات اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریوں کے لحاظ سے بڑی حد تک حوصلہ افزا رہے، اگرچہ سال کے دوران کلی معاشی محرکات میں بگاڑ دیکھا گیا۔۔۔

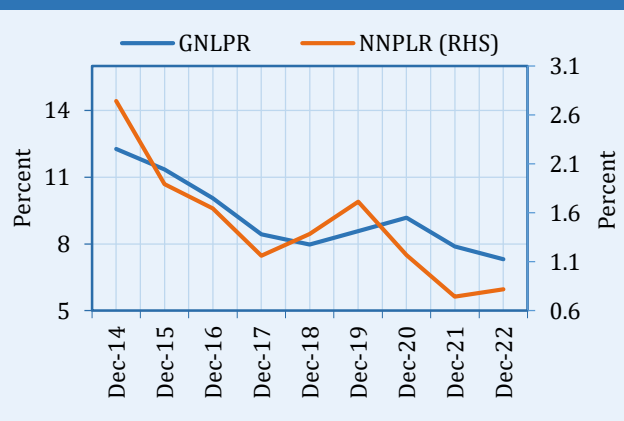
خطرہ قرض بنیادی طور پر بینکاری شعبے کو درپیش ایک مالی خطرہ ہے، جس کا شعبے کی ضوابطی سرمایہ جاتی ضروریات میں حصہ تقریباً 80 فیصد بنتا ہے۔⁶⁸ 2022ء کے دوران اثاثہ جاتی

چارٹ 3.12: کارپوریٹ اداروں کا منافع اور غیر فعال قرضوں میں نمو



Source: SBP

چارٹ 3.11: اثاثہ جاتی معیار کے اظہاریے



Source: SBP

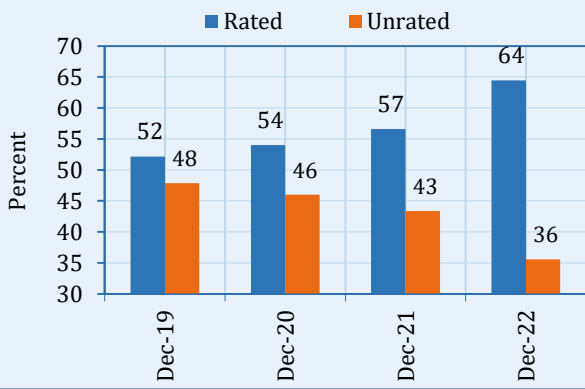
69 آئی سی آر ای بی آئی ٹی / مالی اخراجات

68 دیگر دو خطرات میں خطرہ منڈی اور آپریشنل خطرہ شامل ہیں جن کا آخر دسمبر 2022ء تک سرمایہ جاتی شرح میں حصہ بالترتیب 4.9 فیصد اور 1.7 فیصد بنتا ہے۔

سود کی بلند شرح بھی تھی، جس نے ٹیکسٹائل کے شعبے میں کچھ قرض گروں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت کو نقصان پہنچایا۔ زراعت کے شعبے کے غیر فعال قرضوں میں مسلسل کمی ہوتی رہی، تاہم اس سال کی گذشتہ برس کے مقابلے میں کچھ کم رہی کیونکہ ملک کے ایک بڑے حصے پر تباہ کن سیلاب نے ان علاقوں میں زرعی شعبے کے قرض گروں کی آمدنی اور دولت پر منفی اثرات مرتب کیے۔

کے سبب ان کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت کمزور ہو گئی تھی، لیکن پھر بھی اطمینان بخش سطح پر تھی (دیکھیے باب 7)۔ اس سے قطع نظر کارپوریٹ کے شعبے کی مستحکم مالی پوزیشن جسے گذشتہ برس کی مضبوط کارکردگی سے تقویت ملی تھی، نے انہیں قابل بنایا کہ وہ اپنے مالی واجبات کی بروقت ادائیگی کر سکیں اور 2022ء کے دوران نادہندگی محدود سطح پر رہی۔

چارٹ 3.13: بینکوں کی درجہ بند اور غیر درجہ بند قرض گاری کا اکتشاف



Source: SBP

جدول 3.3: خطرہ ورن اثاثوں کے مقابلے میں بینکوں کے درجہ بند اکتشاف کا فیصد حصہ				
	دسمبر 19ء	دسمبر 20ء	دسمبر 21ء	دسمبر 22ء
20 فیصد	41	42	41	48
50 فیصد	49	48	52	47
100 فیصد	10	10	7	6
150 فیصد	0	0	0	0

ماخذ: بینک دولت پاکستان

بینکوں نے اپنی قرض دینے کی حکمت عملی میں قدرے محتاط اور خطرے سے گریز پر مبنی طرز فکر اختیار کیا۔۔۔

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ بینک درجہ بندی کے حامل قرض گروں کو ترجیح دیتے رہے ہیں، خصوصاً ان کو جن کی قرضہ جاتی ساکھ اور کاروبار میں مستحکم ٹریک ریکارڈ بہتر ہے۔ خصوصاً، 2022ء میں درجہ بندی کے حامل اکتشافات میں خاصا اضافہ دیکھنے میں آیا (چارٹ 3.13)، جس سے ناسازگار معاشی حالات کے تناظر میں بینکوں کے محتاط رویہ اختیار کرنے کی عکاسی ہوتی ہے۔ اس رائے کو غیر مجموعی تجزیے سے بھی تقویت ملتی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ درجہ بند قرض گروں میں بھی بینکوں نے ایسے قرض گروں کو قرض دینے کو ترجیح دی جو بہتر قرضہ جاتی ساکھ رکھتے تھے (جدول 3.3)۔

2022ء کے دوران غیر فعال قرضوں کے بہاؤ میں بیشتر حصہ اوور سیز آپریشنز اور ٹیکسٹائل کے شعبے کا تھا۔۔۔

تفصیلی تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ 2022ء کے دوران غیر فعال قرضوں میں ہونے والی 85 فیصد سے زائد نمو بینکوں کی اوور سیز برانچ آپریشنز سے متعلق تھی⁷⁰ (چارٹ 3.14)۔ اوور سیز غیر فعال قرضوں میں شرح مبادلہ میں کمی، بیرونی کرنسی میں غیر فعال قرضوں کی پاکستانی قدر میں اضافے کا اہم سبب تھی۔⁷¹

ٹیکسٹائل کے شعبے کا مجموعی غیر فعال قرضوں میں حصہ 18 فیصد ہے، اور ان میں 2022ء کے دوران اضافہ دیکھا گیا، جبکہ گذشتہ برس خاصا سکڑاؤ دیکھنے میں آیا تھا۔ اس کا اہم سبب برآمدی منڈیوں میں معاشی سست رفتاری کے ساتھ ساتھ ملکی معیشت میں موجود

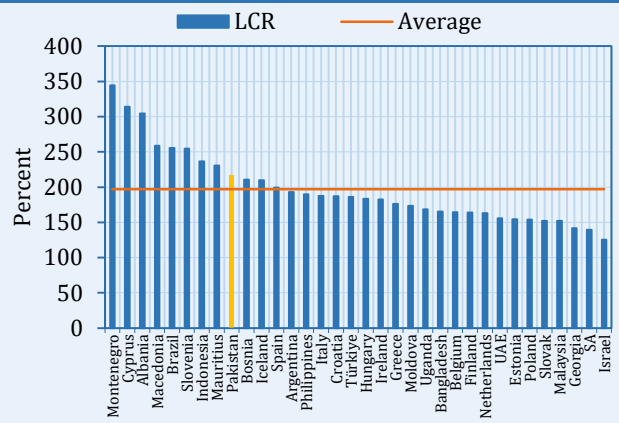
71 جب امریکی ڈالر کے مقابلے میں مقامی کرنسی کی قدر گرتی ہے تو اوور سیز غیر فعال قرضوں میں پاکستانی روپے کے لحاظ سے اضافہ ہو جاتا ہے۔

70 آخر دسمبر 2022ء تک واجب الادا بنیادوں پر مجموعی غیر فعال قرضوں میں بیرونی غیر فعال قرضوں کا حصہ 21.6 فیصد بنتا ہے۔

بتدریج کمی کا عکاس تھا، کیونکہ بینکوں کے قرضوں پر انحصار میں اضافہ ہو گیا تھا، اور انہوں نے شرح سود میں اضافے کے تناظر میں منافع بخش ڈپازٹس کے مقابلے میں کرنٹ اکاؤنٹ ڈپازٹس جمع کرنے پر زیادہ توجہ مرکوز کی؛ تاہم یہ تناسب آخر 2022ء تک بلند سطح پر تھا۔

زیادہ اہم بات یہ ہے کہ بینکاری کے شعبے نے لازمی شرح سیالیت اور بازل کے سیالیت کے معیارات پر وسیع مارجن سے عملدرآمد کیا۔ خصوصاً، سیالیت کی کوریج کا تناسب اور خالص مستحکم فنڈنگ تناسب آخر دسمبر 2022ء تک بالترتیب 215.5 فیصد اور 166.0 فیصد تھا، جو 100 فیصد کی مطلوبہ سطح سے کافی زیادہ ہے۔ مختلف ممالک کے تقابل سے نشاندہی ہوتی ہے کہ بلند آمدنی والے ممالک نے 2022ء میں ایل سی آر کو اوسطاً 18.40 فیصد پر برقرار رکھا، جبکہ ای ایم ای ڈیز میں یہ تناسب 209.9 فیصد رہا۔ یہ صورت حال ظاہر کرتی ہے کہ ترقی یافتہ معیشتوں کے مقابلے میں ابھرتی منڈیاں اور ترقی پذیر معیشتوں کے بینکوں کے پاس حکومتی تمسکات کے علاوہ سرمایہ کاری کے کم مواقع دستیاب ہیں۔ ترقی پذیر منڈیوں میں بے یقینی صورت حال کی قدرے بلند سطح کے سبب بینکوں نے نجی شعبے کو قرض دینے کے بجائے خطرے سے پاک تمسکات کو ترجیح دی۔ چارٹ 3.16 سے ظاہر ہوتا ہے کہ سیالیت کی کوریج کے تناسب کے لحاظ سے پاکستان کا شمار سرفہرست دس ممالک میں ہوتا ہے۔

چارٹ 3.16: 2022ء میں مختلف ممالک میں سیالیت کی کوریج کا تناسب



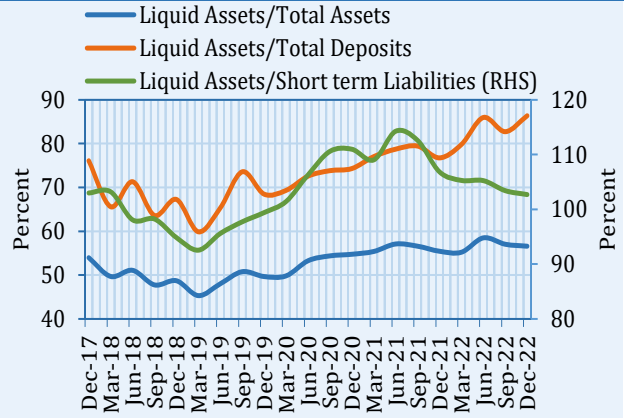
Source: IMF

یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ 2019ء میں منتخب ممالک⁷³ کا اوسط سیالیت کی کوریج کا تناسب 176.0 فیصد کی سطح پر تھا، لیکن 2020ء میں یہ بڑھ کر 210.3 فیصد پر آگیا، جو کووڈ کی وبا سے متعلق مالیاتی اقدامات کے تناظر میں حکومتی قرضوں کی سطح میں اضافے کو ظاہر کرتا ہے۔

⁷³ ترقی یافتہ ممالک اور ابھرتی منڈیاں و ترقی پذیر معیشتوں سمیت 12 ممالک۔

توانائی کے شعبے میں مجموعی غیر فعال قرضوں میں 9 فیصد حصے کے ساتھ انفیکشن کا تناسب قابو میں رہا کیونکہ اس میں گزشتہ برس ہونے والا اضافہ فرم کے مخصوص مسائل کے سبب ہوا تھا۔⁷²

چارٹ 3.15: سیالیت کے اظہاریوں کا رجحان



Source: SBP

صارفی قرضوں کے غیر فعال قرضوں میں تقریباً 2 ارب روپے کا اضافہ ہوا۔ اہم اضافہ ذاتی قرضوں کے زمرے (1.1 ارب پاکستانی روپے) میں ہوا جس کے بعد رہن قرضوں (793 ملین روپے) اور گاڑیوں (361 ملین روپے) کے غیر فعال قرضوں میں اضافہ دیکھا گیا۔ گھرانوں کی قرض واپس کرنے کی صلاحیت اور صارفی قرضوں کا اثاثہ جاتی معیار، زری سختی اور معاشی حالات میں بگاڑ سے زیادہ اثرات قبول کرتے ہیں۔ تاہم یہ امر قابل ذکر ہے کہ بینکوں کے صارفی قرضوں کے ایک بڑے حصے کے پیچھے اثاثے موجود ہوتے ہیں یعنی مجموعی صارفی قرضوں میں گاڑیوں اور رہن قرضوں کا حصہ بالترتیب 37.1 فیصد اور 24.5 فیصد بنتا ہے۔ گاڑیوں کی قیمتوں میں حالیہ اضافہ اور اسٹیٹ بینک کی ری فنانس اسکیم کے ذریعے فنانس کیے گئے رہن قرضوں پر مارک اپ کی کم شرح محفوظ شدہ جزدان کے اثاثہ جاتی معیار کے لحاظ سے خوش آئند ہے۔

خطرہ سیالیت

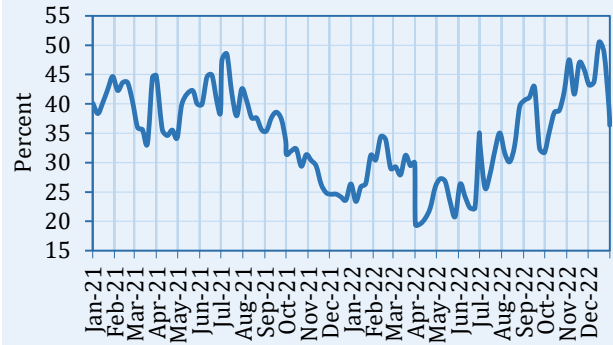
بنیادی بیلنس شیٹ کے اظہاریے بینکوں کی سیالیت کی اطمینان بخش صورت حال کے عکاس ---

تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ خطرے سے پاک، فوری طور پر مارکیٹ میں قابل فروخت حکومتی تمسکات کی تحویل میں خاصے اضافے کے باعث 2022ء کے دوران سیال اثاثوں اور اثاثوں اور مجموعی ڈپازٹس کے تناسب میں مزید بہتری آگئی (چارٹ 3.15)۔ دوسری جانب، سیال اثاثوں اور قلیل مدتی واجبات کا تناسب گزشتہ دو برسوں میں

⁷² 2021ء میں توانائی کے شعبے کے غیر فعال قرضوں میں اضافے کا اہم سبب ایک آئل مارکیٹنگ کمپنی کے غیر فعال قرضے تھے۔

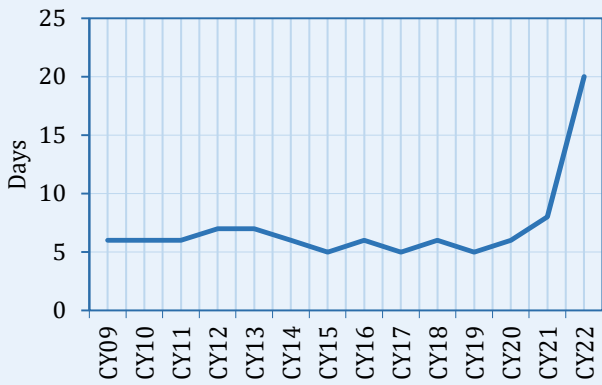
اس کی عکاسی شبیہ شرح اور پالیسی ریٹ کے درمیان بلند مثبت تفاوت سے بھی ہوئی تھی جو 2022ء کے بیشتر حصے میں برقرار رہا تھا (دیکھیے باب 2 میں بازار زر کا سیکشن)۔ لہذا، 2022ء کے دوران بینکوں کی جانب سے اسٹیٹ بینک کی اسٹیٹنگ سہولت (ڈسکاؤنٹ ونڈو) کے حجم اور فریکوینسی میں اضافہ ہو گیا۔⁷⁶ بینکوں نے 2022ء کے دوران مجموعی طور پر تقریباً 4,869.3 ارب روپے کے قرضے حاصل کیے، جو گزشتہ بارہ برسوں میں اس کی بلند ترین سطح ہے۔ اس قرض گیری کی فریکوینسی بھی بلند سطح پر رہی؛ ایسے دنوں کی تعداد 85 دن (2021ء کے 53 دنوں کے مقابلے میں) رہی، جن میں بینکوں نے ایسے قرضے حاصل کیے (چارٹ 3.18)۔ مزید برآں، بینکوں نے 2022ء کے دوران اسٹیٹنگ سہولت تک مجموعی طور پر 197 بار (2014ء کے بعد بلند ترین سطح) رسائی حاصل کی جبکہ 2021ء میں اس کی تعداد 117 مرتبہ تھی۔

چارٹ 3.17: بینکوں سے حکومت کی میزانی قرض گیری (سال بسال نمو)



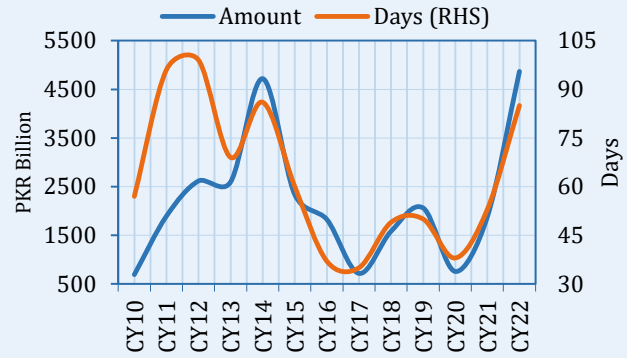
Source: SBP

چارٹ 3.19: بازار زر کے سودوں کے اوسط ادخالات کی میعاد



Source: SBP

چارٹ 3.18: سیلنگ کی سہولت کے تحت بینکوں کے قرضے اور دنوں کی تعداد



Source: SBP

اس پس منظر میں شرح سود کو پالیسی کی حد میں رکھنے اور بین الینک بازار زر کو مؤثر انداز میں چلانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے بازار زر کے سودوں کے ادخالات کی فریکوینسی اور مقدار میں اضافہ کرنے کے ساتھ طویل مدتی بازار زر کے سودے بھی متعارف کرائے (چارٹ 3.19)۔⁷⁷ 2022ء میں 85,791 ارب روپے مالیت کے بازار زر کے سودوں کے ذریعے ادخالات کیے گئے، جو گزشتہ 13 برسوں⁷⁸ میں اس کی بلند ترین سطح ہے، اور اس طرح اسٹیٹ بینک کی بینکاری کے شعبے کو قرضوں (بازار زر کے سودوں کے

تاہم، مارکیٹ کے حالات سیالیت کے خاصے دباؤ کو ظاہر کرتے ہیں، کیونکہ قرضوں کی بلند طلب، خصوصاً حکومت کی جانب سے، کے مقابلے میں ڈپازٹ کی نمو اور بین الینک سرگرمی کی سطح پست رہی۔۔۔

حکومت کی بینکوں سے (چارٹ 3.17) مسلسل بلند قرض گیری⁷⁴،⁷⁵ اور خصوصاً 2022ء کی پہلی ششماہی میں نجی شعبے کے قرضوں کی قابل ذکر طلب کے حالات میں مارکیٹ میں سیالیت کی صورت حال سخت رہی کیونکہ ڈپازٹس میں نمو کی سطح پست تھی۔

⁷⁶ جدولی بینک، پرائمری ڈیلرز اور ترقیاتی مالی ادارے سیالیت کی قلت کے حالات میں اپنی سیالیت کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے قرض لینے (اہل ضمانت پر) کی خاطر شبیہ بنیادوں پر اسٹیٹ بینک کی معکوس رہنمائی سہولت تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔

⁷⁷ اسٹیٹ بینک نے 17 دسمبر 2021ء سے ابتدائی طویل بازار زر کے سودوں کے ادخالات شروع کیے جن کی عرصیت 63 دن تک تھی۔ طویل ترین ادخال 24 جون 2022ء کو کیا گیا اور اس کی میعاد 77 دن تھی۔

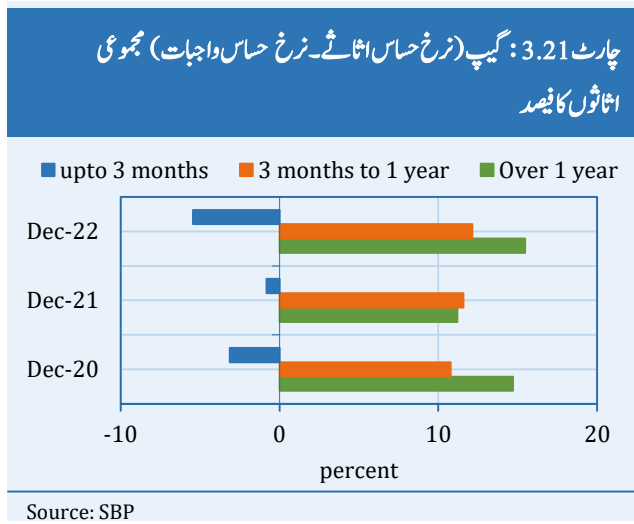
⁷⁸ 2021ء میں بازار زر کے ادخالات کی مالیت 104 ٹریلین روپے تھی جو 13 برسوں میں اس کی بلند ترین سطح تھی۔ تاہم 2021ء میں اوسط عرصیت 8 دن تھی۔

⁷⁴ حکومت نے زیر جائزہ سال کے دوران 3,359.5 ارب روپے کے قرضے لیے جبکہ اس کے مقابلے میں 2021ء میں 2,082.7 ارب روپے کے قرضے لیے گئے تھے۔ ہفتہ وار اوسط بنیادوں پر 2022ء میں حکومتی قرض گیری کا اسٹاک 12.6 ٹریلین روپے رہا جبکہ 2021ء میں یہ 9.5 ٹریلین روپے تھا۔

⁷⁵ 2022ء کے دوران ایم ٹی بی کی ٹیلیویو میں کسی بھی بولی کو مسترد نہیں کیا گیا، جبکہ اس کے مقابلے میں 2021ء میں 17 بولیوں کو مسترد کیا گیا تھا۔

مقابلے میں سرمایہ کاریوں کی وسیع تر حساسیت کے خصوصاً شرح سود میں تیزی سے اضافے کے تناظر میں بینکوں کی اسٹینڈنگ سہولت پر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔

2022ء کے آخر تک ملک کے بینکاری کے شعبے کا قرض گیری پر انحصار بڑھنے کے نتیجے میں تین ماہ تک کی عرصیتوں کے بکٹ میں نرخ حساس واجبات اور نرخ حساس اثاثوں کے درمیان فرق بڑھ گیا (چارٹ 3.21)۔ تاہم، قدرے کم فرق سے شرح سود میں تبدیلیوں کے مقابلے میں خالص سودی مارجن کی محدود حساسیت کی نشاندہی ہوتی ہے۔

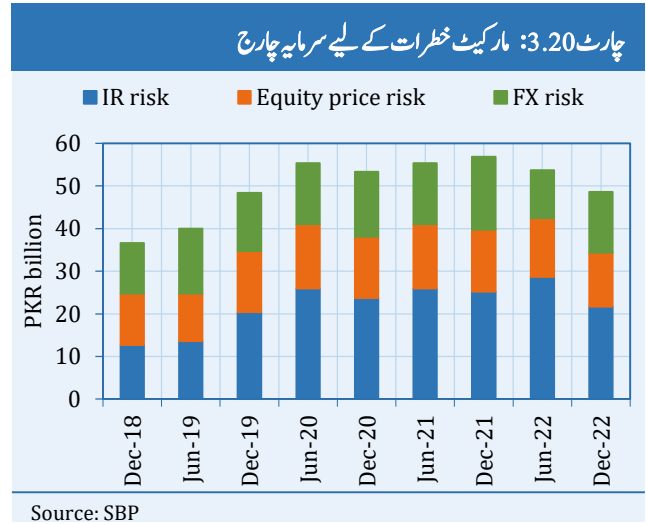


سرمایہ کاریوں کی شرح سود کے مقابلے میں کم حساسیت اور بہتر سرمایہ جاتی کشن نے بینکاری کے شعبے کو اس قابل بنایا کہ وہ شرح سود میں تیزی سے تبدیلیوں کا سامنا کر سکے۔۔۔

تقلیل مدتی اور رواں شرح تمسکات (یعنی ایم ٹی پیز اور رواں پی آئی بیز) کے حصے میں اضافے سے زیر جائزہ برس کے دوران شرح سود میں تیزی سے اضافے کے مقابلے میں سرمایہ کاریوں کی حساسیت کو کم کرنے میں مدد ملی۔ لہذا، حکومتی تمسکات کے اسٹاک میں خاصے اضافے کے باوجود خطرہ شرح سود کا ضوابطی چارج کم ہو گیا۔

حکومتی تمسکات میں بینکوں کے اکتشاف میں بھاری اضافے اور شرح سود میں اضافے کے سبب آخر دسمبر 2022ء تک حکومتی تمسکات پر مجموعی باز قدر پیمائی کا خسارہ بڑھ کر 235.8 ارب روپے تک پہنچ گیا، جو آخر دسمبر 2021ء میں 70.9 ارب روپے (جبکہ آخر دسمبر 20ء تک 45.0 ارب روپے) تھا۔⁸⁰ اس سے قطع نظر، مناسب سرمایہ جاتی کشن جنہیں خالص سودی آمدنی اور آمدنی سے بھی تقویت ملی، جس کی بدولت شعبہ باز قدر پیمائی کے نقصانات سے عہدہ برآ ہو سکا۔ دسمبر 2022ء تک کے ڈیٹا پر مبنی حساسیت

ادخالات) کا واجب الادا اسٹاک آخر دسمبر 2022ء میں بڑھ کر 13.2 فیصد (مجموعی اثاثوں کے) تک پہنچ گیا، جو ایک سال قبل 5.6 فیصد تھا۔



خطرہ منڈی

سرمایہ جاتی چارج کے لحاظ سے بینکوں کی مجموعی ضوابطی شرائط میں خطرہ منڈی کا حصہ صرف 4.9 فیصد ہے۔ سرمایہ جاتی ضروریات کی یہ پست سطح بازار مبادلہ اور ایکویٹی اسٹاکس میں بینکوں کے محدود اکتشاف کو ظاہر کرتی ہے، جبکہ معین آمدنی تمسکات میں سرمایہ کاریاں بڑی حد تک بلند معیار کے تمسکات پر مشتمل ہوتی ہیں، جس میں خطرہ شرح سود کے لیے سرمایہ جاتی چارج کی شرح قدرے کم ہوتی ہے۔

حکومتی تمسکات کی تحویل اور فنڈنگ کے ذرائع کے بدلتے ہوئے محرکات کے حالات میں خطرہ شرح سود بینکوں کے لیے اہمیت کا حامل بن چکا ہے۔۔۔

شرح سود کے خطرے کو بینکوں کے خطرہ منڈی کے اہم جز کی حیثیت حاصل ہے (چارٹ 3.20)۔ گزشتہ چند برسوں میں خصوصاً پالیسی ریٹ میں خاصی تبدیلی کی وجہ سے اس کی افادیت بڑھ گئی ہے اور آخر دسمبر 2022ء⁷⁹ تک بینکوں کی مجموعی سرمایہ کاریاں اس کی اثاثہ جاتی بنیاد کے نصف سے زائد تجاوز کر چکی ہیں، جبکہ بیشتر بینکوں کے سرمایہ کاری اور اثاثوں کے تناسبات 40 تا 60 فیصد کے درمیان آچکے ہیں۔

امریکہ کے شعبہ بینکاری میں حالیہ افزائش سے اجاگر ہوتا ہے کہ نرخ حساس اثاثوں اور واجبات کے درمیان قیمتوں کے از سر نو تعین کا فرق اور شرح سود میں تبدیلیوں کے

⁸⁰ آخر دسمبر 2022ء تک بینکوں کے سرمایہ کاری جز دان کا تقریباً 86 فیصد دستیاب برائے فروخت اور محفوظ برائے تجارت کے زمروں میں مختص تھا۔

⁷⁹ آخر دسمبر 2022ء تک سرمایہ کاری اور اثاثوں کا تناسب بڑھ کر 51.7 فیصد تک پہنچ گیا، جو آخر دسمبر 2021ء تک 48.7 فیصد تھا۔

دسمبر 2022ء کی پوزیشن پر مبنی (غیر آزاد شدہ)

شرح تھکوت سرمایہ کے حامل بینکوں کی تعداد				دبائے کی کیفیت	
20 فیصد سے زائد	10 فیصد تا 20 فیصد	5 فیصد تا 10 فیصد	11.5 فیصد سے کم	دبائے سے پہلے کی پوزیشن	
3	1	0	28	دبائے کے درجے	
20 فیصد سے زائد	10 فیصد تا 20 فیصد	5 فیصد تا 11.5 فیصد	11.5 فیصد سے کم	دبائے کے درجے	
4	0	0	28	مفر و صاف	عداوت کی حدودی ادائیگی سے مستثنیٰ۔ تمام عرصوں میں سود کی شرح میں 300 بیس پوائنٹس کا اضافہ
4	0	0	28	مردم خلی	سرمایہ دہائی، ایک سال، چھ ماہ، 10 سال، 10 سال کی عرصوں میں زیادہ سے زیادہ سود خلی سے ملنے والے سرمایہ شرح سود میں اضافے سے عداوت کی ادائیگی سے مستثنیٰ
3	0	1	28	مردم خلی	سرمایہ دہائی، ایک سال، چھ ماہ، 10 سال، 10 سال کی عرصوں میں زیادہ سے زیادہ سود خلی سے ملنے والے سرمایہ شرح سود میں اضافے کے نتیجے میں عداوت کی پگلا ترین سطح پر مستثنیٰ
3	1	0	28	مفر و صاف	شرح سود میں 100 بی پوائنٹس اضافے کا صرف سرمایہ بھاری کے بڑاؤ پر اثر
3	1	0	28	مفر و صاف	پاکستانی روپے کی قدر میں 30 فیصد کمی
3	1	0	28	مردم خلی	پاکستانی روپے کی قدر میں 5.9 فیصد کمی جو ڈالر کے مقابلے میں روپے کی قدر میں سب سے زیادہ مردم خلی سے ملنے والی ہے
3	1	0	28	مردم خلی	پاکستانی روپے کی قدر میں 1 فیصد اضافہ اور 4 کے مقابلے میں روپے کی قدر میں سب سے زیادہ مردم خلی سے ملنے والی ہے
3	1	0	28	مردم خلی	عمومی انگریزی کی قیمتوں میں 4.1 فیصد کمی سرمایہ کی
3	1	0	28	مفر و صاف	عمومی انگریزی کی قیمتوں میں 50 فیصد کمی

ماخذ: بینک ڈاٹ پاکستان

دباؤ کی جانچ کے نتائج سے بھی پتہ چلتا ہے کہ بینکاری کا شعبہ عمومی طور پر خطرہ شرح سود کے مقابلے میں کافی حد تک پگلا رہا ہے (جدول 3.4)۔

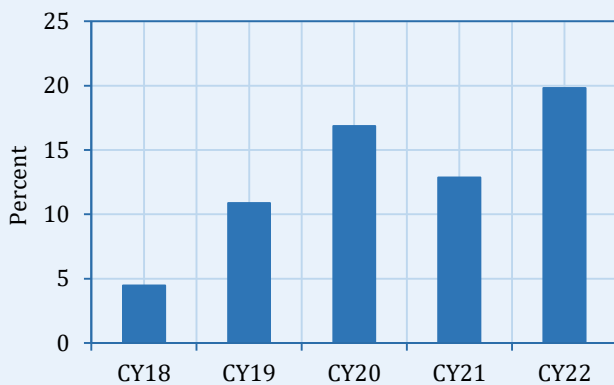
زرمبادلہ کے دھچکوں سے نبرد آزما ہو سکے، جس کی عکاسی دباؤ کی جانچ کی تازہ ترین مشق کے نتائج سے بھی ہوتی ہے (جدول 3.4)۔

بازار مبادلہ کے خطرات بیرونی کھاتے کے دباؤ اور غیر یقینی کیفیت سے پیدا ہوئے؛ تاہم زرمبادلہ کے مقابلے میں بینکوں کا اکتشاف اور حساسیت قابو میں رہی۔

معیشت کے بیرونی شعبے کی کمزوری، بڑھتے ہوئے مہنگائی کے دباؤ اور بے یقینی کی بلند سطح کے سبب شرح مبادلہ میں اتار چڑھاؤ اپریل 2022ء میں بلند سطح تک پہنچ گیا۔ سال 2022ء میں پاکستانی روپے کی قدر میں امریکی ڈالر کے مقابلے میں 22.0 فیصد (2021ء کے دوران قدر میں 9.4 فیصد قدر گری تھی) کمی ہوئی۔

اسٹیٹ بینک کی جانب سے شرح مبادلہ کے اکتشاف کی قدامت پسند حد کے مطابق بینکوں نے اپنے زرمبادلہ کے خطرات کے اکتشافات کے انتظام میں محتاط طرز فکر کو اختیار کیا۔ اس لیے، 2022ء میں زرمبادلہ خطرہ بہ وزن اثاثوں میں کمی واقع ہوئی (چارٹ 3.20)۔ مزید برآں، بینکوں نے سرمایہ جاتی کشن کے لحاظ سے خالص پگلائی کو برقرار رکھا تاکہ

چارٹ 3.22: آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں میں سال بسال نمو



Source: SBP

بینکوں نے محدود اکتشاف کی بدولت ایکویٹی کی قیمتوں میں مضر تبدیلیوں کے مقابلے میں مضبوط لچکداری کا مظاہرہ کیا۔۔۔

سخت زری پالیسی اور دشوار معاشی ماحول کے سبب ملکی ایکویٹی مارکیٹ نے کمزور کارکردگی کا مظاہرہ کیا۔ سال کے دوران بیچ مارک ایکویٹی انڈیکس (کے ایس ای 100 انڈیکس) 9.4 فیصد کمی کے ساتھ گر کر 40,420 پوائنٹس پر آگیا۔ 2022ء کے دوران سات مواقع پر کے ایس ای 100 انڈیکس ایک دن میں 1000 سے زیادہ مرتبہ نیچے آگیا؛ ایسا 2022ء کی پہلی ششماہی میں دیکھا گیا، جب بے یقینی صورت حال کی وجہ سے ایکویٹی قیمتوں میں خاصا اتار چڑھاؤ (تفصیلات دیکھیے باب 2 میں ایکویٹی مارکیٹ پر سیکشن) دیکھنے میں آیا تھا۔ تاہم ایکویٹی مارکیٹ میں اتار چڑھاؤ سے بینکاری کے شعبے کے استحکام کو خطرات لاحق نہیں تھے، کیونکہ اس شعبے کا ایکویٹی مارکیٹ میں اکتشاف محدود ہونے کے ساتھ ساتھ ایکویٹی کی قیمتوں کے کسی بھی قسم کے دھچکوں کو سنبھالنے کے لیے مناسب سرمایہ جاتی کٹن بھی موجود ہے۔ ایکویٹی اسٹاکس میں سرمایہ کاری بینکوں کی مجموعی سرمایہ کاریوں کا ایک معمولی حصہ یعنی 1.2 فیصد پر مشتمل ہے۔ زیر جائزہ مدت کے دوران ایکویٹی اسٹاک کی خالص پوزیشن بلحاظ بینکوں کا اہل سرمایہ گر کر 6.8 فیصد (جو آخر 2021ء میں 7.3 فیصد تھا) پر آگیا، جس سے بینکوں کے خطرے کے اکتشاف میں مزید کمی کا پتہ چلتا ہے (چارٹ 3.20)۔

دسمبر 2022ء کے لیے حساسیت (دباؤ کی جانچ) کا تجزیہ بھی اسٹاک قیمتوں میں نقصان دہ اتار چڑھاؤ کے مقابلے میں بینکوں کی مضبوط لچکداری کو ظاہر کرتا ہے (جدول 3.4)۔

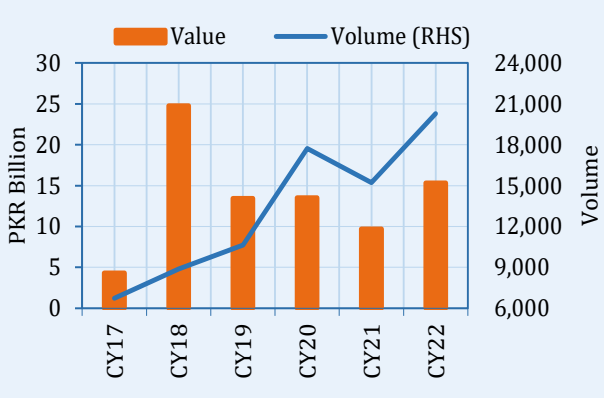
آپریشنل خطرہ

آپریشنل خطرے کے لیے سرمائے کی شرائط میں نمو کی بحالی کے ساتھ آمدنی میں بھی اضافہ ہوا تاہم عمومی بینکاری میں دھوکہ دہی بڑھ گئی۔۔۔

آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں کا مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں حصہ 17.0 فیصد ہے اور ان میں 2022ء کے دوران 19.8 فیصد نمو ہوئی جبکہ 2021ء میں 12.9 فیصد نمو ہوئی تھی (چارٹ 3.22)۔ آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں کی مضبوط بحالی کا اہم محرک سال کے دوران خام آمدنی میں مضبوط اضافہ تھا۔⁸¹

تاہم عمومی بینکاری دھوکہ دہی (تجم اور مالیت دونوں لحاظ سے) بھی بڑھ گئی (چارٹ 3.23)۔ مزید برآں، ڈیجیٹل دھوکہ دہی سے متعلق معلومات سے پتہ چلتا ہے کہ ایسی دھوکہ دہی میں خصوصاً 2022ء کی آخری سہ ماہی میں اضافے کا رجحان دیکھا گیا (چارٹ

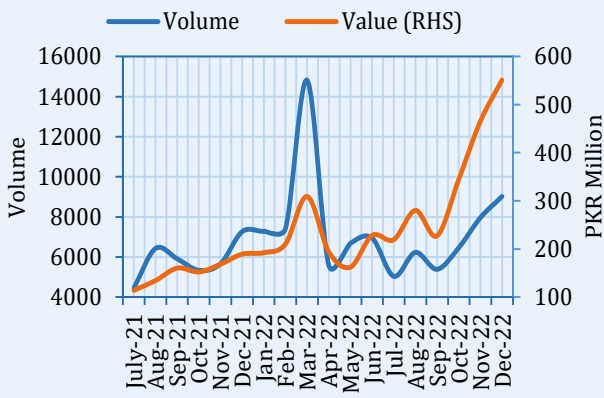
چارٹ 3.23: عمومی بینکاری فراڈ



Source: SBP

3.24)۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ٹیکنالوجی کے استعمال میں اضافے اور مالی خدمات، سائبر اور اطلاعاتی ٹیکنالوجی کی ڈیجیٹائزیشن کے نتیجے میں ٹیکنالوجی کا خطرہ دنیا بھر میں نمایاں خطرات کے طور پر ابھر کر سامنے آیا ہے۔ اسٹیٹ بینک نے اس خطرے سے نمٹنے کے لیے سائبر سیکورٹی اور ٹیکنالوجی کے نظم و نسق پر ایک جامع ضوابطی اور نگرانی فریم ورک متعارف کرایا ہے۔ فریم ورک میں ضروری رہنمائی فراہم کی گئی ہے اور اہم خطرات والے شعبوں میں بہترین اصول اور کم از کم معیارات تجویز کیے گئے ہیں؛ نگرانی کے عمل میں مخفی خطرات پر فعال انداز میں نظر رکھی جاتی ہے اور اصلاح کے اقدامات⁸² کیے جاتے ہیں۔ مزید برآں، اسٹیٹ بینک نے 2022ء کے دوران سائبر سیکورٹی خطرات کے خلاف لچکداری بڑھانے کے لیے متعدد اقدامات (ضوابطی اور نگرانی کی پیش رفتیں پر ضمیمہ الف) کیے ہیں۔

چارٹ 3.24: بینکاری کے شعبے میں ڈیجیٹل فراڈ



Source: SBP

⁸² برائے مہربانی دیکھیے ایف ایس آر 2021ء کا باکس 8.1 یعنی سائبر سیکورٹی۔ ابھرتے رجحانات، چیلنجز اور پالیسی اقدامات۔

⁸¹ پاکستان میں پیشتر بینک آپریشنل خطرہ سرمایہ چارج کو اخذ کرنے کے لیے بنیادی اظہار یہ طرز فکر کو استعمال کرتے ہیں؛ اس طرز فکر میں خام آمدنی کو آپریشنل خطرہ بہ وزن اثاثوں کا تخمینہ لگانے کے لیے پر کسی کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

ادائیگی قرض کی صلاحیت

بینکوں کی ادائیگی قرض کی صلاحیت شرح کفایت سرمایہ میں بہتری، آمدنی میں اضافے اور نادہندگی کی محدود سطح کے سبب مستحکم رہی۔۔۔

اول کے سرمائے میں نمایاں اضافے کا سبب زیر تحویل آمدنی تھی جبکہ 2022ء کے منافع سے بھی اسے تقویت ملی۔

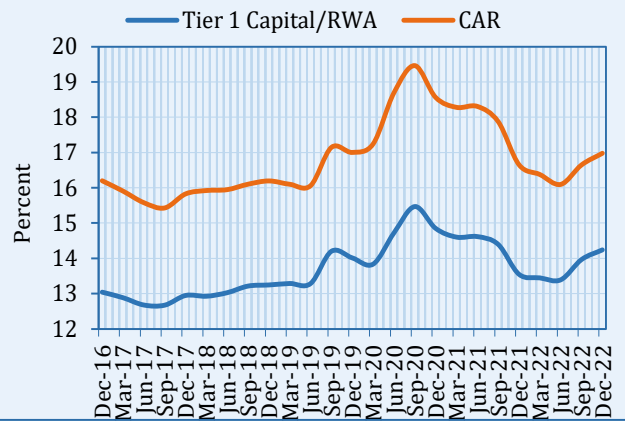
تاہم سطح دوم کے سرمائے میں 13.5 ارب روپے (2020ء میں 9.2 ارب روپے کی) کمی ہوئی جس کا اہم سبب دستیاب برائے فروخت تمسکات میں باز قدر پیمائی کے نقصانات ہیں۔⁸⁴ ان نقصانات سے حکومتی تمسکات پر یافتوں میں قابل ذکر اضافے اور 2022ء کی دوسری ششماہی میں سخت زری پالیسی اور اقتصادی سست رفتاری کے تناظر میں سرمایہ منڈی کی کمزور کارکردگی کی عکاسی ہوتی ہے۔

مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں، خطرہ قرض بہ وزن اثاثے 8.9 فیصد تک بڑھ گئے، جو 2021ء کی 18.0 فیصد نمو سے کم ہے۔ اس مضبوط سست رفتاری کا سبب بڑھتے ہوئے معاشی دباؤ کے حالات میں بینکوں کی جانب سے قرضہ سرگرمیوں میں سست رفتاری تھی۔ زیر جائزہ سال میں خطرہ منڈی بہ وزن اثاثوں میں 14.4 فیصد سکڑاؤ ہوا جبکہ گذشتہ برس 6.5 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا تھا۔

بینکاری کے شعبے کی ادائیگی قرض کی مجموعی صلاحیت مستحکم رہی کیونکہ شرح کفایت سرمایہ 11.5 فیصد کی کم از کم ضوابطی سطح سے خاصی زائد رہی؛ اور جسے مسلسل آمدنی کے بہاؤ سے تقویت ملی، جبکہ نادہندہ قرضوں سے واجبات کا خطرہ کافی حد تک قابو میں رہا کیونکہ قرضہ جاتی افیکشن اور سرمایہ جاتی ضرر پذیری کے تناسبات گذشتہ دو دہائیوں کی کم ترین سطح پر رہے۔ اگرچہ موجودہ معاشی حالات کے بینکاری کے شعبے کے اثاثہ جاتی معیار اور آپریٹنگ کارکردگی کے لیے مضمرات ہو سکتے ہیں، دباؤ کی جانچ کے نتائج کی مشق سے ظاہر ہوتا ہے کہ اس شعبے میں تخمین شدہ آئندہ تین برسوں تک کے لیے معاشی دھچکوں کو برداشت کرنے کی خاصی مناسب لچکداری موجود ہے (دیکھیے باب 4: مضمر حالات کے مقابلے میں بینکاری کے شعبے کی لچکداری)۔

بینکوں کی شرح کفایت سرمایہ معمولی بہتری کے ساتھ آخر دسمبر 2022ء تک 17.0 فیصد ہو گئی جو آخر دسمبر 2021ء میں 16.7 فیصد تھی، جبکہ 2022ء میں مجموعی اہل سرمائے میں 11.2 فیصد نمو اور اس کے مقابلے میں مجموعی خطرہ بہ وزن اثاثوں میں 9.1 فیصد نمو ہوئی۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ شرح کفایت سرمایہ میں دسمبر 2020ء سے کمی کا رجحان تھا، تاہم زیر جائزہ برس میں اس میں دوبارہ اضافہ شروع ہو گیا (چارٹ 3.25)۔ مزید برآں، شعبے کا لیوراجیہ تناسب اس کے کم از کم معیار 3.0 فیصد کے مقابلے میں 4.0 فیصد پر رہا۔⁸³

چارٹ 3.25: سطح اول کا سرمایہ اور شرح کفایت سرمایہ



Source: SBP

سرمائے کے مزید تجزیے سے پتہ چلتا ہے کہ سال کے دوران سطح اول کے سرمائے میں 226.9 ارب روپے (2021ء کے 90.6 ارب روپے کے مقابلے میں) اور اہل سرمائے کو بڑھانے میں اس کا بنیادی کردار تھا کیونکہ سطح دوم کے سرمائے میں کمی دیکھی گئی۔ سطح

⁸⁴ آخر دسمبر 2022ء تک حکومتی تمسکات کے دستیاب برائے فروخت زمرے پر غیر حاصل شدہ نقصانات بڑھ کر 235.8 ارب روپے تک پہنچ گئے جو آخر دسمبر 2021ء میں 70.9 ارب روپے تھے۔

⁸³ لیوراجیہ کا تناسب بازل سوم سمجھوتے کے تحت نان رسک پر مبنی اظہار یہ ہے۔ یہ ایک بینک کے سطح اول کے سرمائے اور بیلنس شیٹ پر موجود اور اس سے باہر مجموعی اکتشافات کا تناسب ہوتا ہے۔ شرح کفایت سرمایہ کی طرح جس میں اکتشافات کے لیے خطرے کے مختلف اوزن مختص کیے جاتے ہیں، لیوراجیہ میں ظاہری ماییت پر تمام اکتشافات کو شامل کیا جاتا ہے۔